خورشید لکھنوی :-

رن میں مرنے کو اکبر آتے ہیں

اس بحر میں غالب کی مشہور غزل ہے :-

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے

مرثیہ

آج کیا حشر ہے زمانے میں ہے ہوا صرف خاک اڑانے میں
نہیں عرصہ قیامت آنے میں ١ دل دھڑکتا ہے یہ سنانے میں
عرش کے رکن تھرتھراتے ہیں
شام میں اہل بیت آتے ہیں

ہے یزید لعیں خوشی بے حد کی ہے تزئین بزم عیش میں کد
سب سے کہتا ہے وہ عدوئے احد ٢ لو اب آتی ہے عترت احمدؐ
یہ اگر مصطفےٰؐ کے پیارے ہیں
اب تو قیدی یہ سب ہمارے ہیں

تھے یہاں تو یہ باتیں یہ چرچا اس طرف آل سرور بطحا
آئے دربار عام میں وروا ٣ تخت زر پہ تھا وہ عدوئے خدا
حشر اک چار سمت ہونے لگا
کوئی ہنستا تو کوئی رونے لگا

بی بیاں آئیں پیش تخت جو ہیں ہوا مسرور و شاد دشمن دیں
سنو اب حال زینبؑ غمگیں ٤ خاک پر غم کے مارے بیٹھ گئیں
پا کے مقصود خوش تمیزوں نے
حلقے میں لے لیا کنیزوں نے

۵
ہو کے برہم یزید نے پوچھا — کون عورت ہے یہ اسیرِ بلا
جس کو میرا ادب نہیں اصلا — میرے بے حکم بیٹھی کیوں اس جا
شمر بولا کہ بھوکی پیاسی ہے
زینبؑ احمدؐ کی یہ نواسی ہے

۶
سب پہ روشن ہے مرتبہ اس کا — مرتضیٰؑ اس کا باپ ماں زہراؑ
اس کی نانی خدیجہؑ الکبریٰ — حسنینؑ اس کے بھائی ہیں بخدا
گو کہ ایذا میں اور بلا میں ہے
پر بزرگ آلِ مصطفیٰؐ میں ہے

۷
ہنس کے بولا یزید میں سمجھا — میں تھا مشتاق اس کے آنے کا
لاؤ اسے جلد میرے آگے لا — کہہ کے سمعاً بڑھا وہ اہلِ جفا
لونڈیوں کو شقی ڈرانے لگا
گرد مظلوموں سے ہٹانے لگا

۸
ہٹ گئیں خوف سے کنیزیں سب — تھی مگر اک کنیز عاشقِ رب
حبشیہ نژاد و نیک نسب — وہ رہی پیشِ حضرتِ زینبؑ
یہ بڑھا اُس کے بھی ہٹانے کو
دُرّہ اونچا کیا لگانے کو

۹
آ گیا اس کنیز کو غصہ — سر کو اپنے بلند کر کے کہا
کوئی لونڈی نہیں ہے یاں پر کیا — شمر مجھ کو لگاتا ہے کوڑا
ہے جو کوئی تو جائے غیرت ہے
آل اُس کی اسیرِ ذلت ہے

۱۰
پیش پیشِ یزیدِ بد گوہر — تھے جو فاخر غلام باندھے کمر
کمروں سے وہ کھینچ کے خنجر — آئے پیشِ یزید یہ کہہ کر
منع کر اے امیر تو اس کو
مارے کوڑا نہ یہ عدو اس کو

www.emarsiya.com

ہے یہ ہم قوم ہم بھوں کی ضروہ ہوئی رسوا اگر ہمارے حضور
ہم رہیں گے نہ بے قصور و فتور (۱۱) لیں گے ذلت کا بدلہ تا مقدور
جان صدہا کے لیں کی سر دیں گے
خون سے تخت گاہ بھر دیں گے

وا علیاہ آہ واویلا اب جگر منہ کو آرہا ہے مرا
حبشیوں کو یہ پاس قوم ہوا (۱۲) ہائے کس جا تھے احمدؐ و زہراؑ
کوئی حامی نہ تھا قیامت تھی
آل اُن کی اسیرِ ذلت تھی

کوئی بیچاروں کو ستاتا تھا کوئی ہنس کر انھیں رُلاتا تھا
حاکمِ شام ہنستا جاتا تھا (۱۳) لبِ شہؑ پر چھڑی لگاتا تھا
رکھا خاموش مرتضیٰ رب نے
ہائے سب ظلم دیکھے زینبؑ نے

اے ضیا روک لو قلم بس بس نہ لکھو قصۂ الم بس بس
نہ کہو شرح درد و غم بس بس (۱۴) نہ سناؤ سوا ستم بس بس
ہوا اندھیر کیا زمانے میں
گئے معصوم قید خانے میں

-: حواشی :-

؎ ملا نسبتی تھانیسری، عزیز صاحب درد بود، از اہل عالم فرد، اشعارش شوق انگیز است و سخنانش عقل فریب و دلاویز، گویند بہ بے تعلقی و بے تعینی موصوف بود۔ و ہمیں مانند قلندراں تجرد نہاد نمد پوش می ماند، و بسان دل سوختگاں باول بریاں و دیدۂ گریاں روز را شب می رسانند، و بظاہر بر جمیلہ تعلق خاطر بسیار داشت، مثنوی در برابر مخزن اسرار بسیار با آب و تاب گفتہ۔ من اشعارہ :-

www.emarsiya.com